لگا کہ مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔ البتہ میری عادت یہ تھی کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ لین دین کیا کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرتا تھا۔ مال دار کو مہلت دے دیا کرتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ اس عمل پر اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔ (فتح الباری جلد ۶ ص ۴۹۴)

اسی طرح ایک اور حدیث سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تم کیا عمل کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے تم جنت میں داخل ہوئے۔ اس نے کہا: میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دے دیا کرتا تھا اور میں رقم کے بارہ میں درگذر سے کام لیا کرتا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی گئی۔ (مسلم جلد ۳ ص ۱۱۹۵)

۲۰ ایک خصلت آدمی کو جنت میں لے جانے والی یہ ہے کہ وہ مسلمان کی پردہ پوشی کرے۔ اس سلسلہ میں سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مومن اپنے مومن بھائی کے کسی عیب پر مطلع ہو اور پھر اس کی پردہ پوشی کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ (طبرانی معجم اوسط وصغیر)

۲۱۔ اسی سلسلہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم کتنے بہترین ہو اور تمہاری خوشبو کتنی پیاری ہے اور تم کتنی عظمت والے ہو اور تمہاری حرمت کتنی زبردست ہے۔ لیکن ایک مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سے بھی زیادہ محترم ہے۔ (ترمذی جلد ۴ ص ۳۷۸، ابو داود جلد ۲ ص ۵۶۸)

اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا ہے کہ تم اگر لوگوں کے عیوب کے درپے ہو گے تو ان کو خراب کر دیں گے یا قریب ہے کہ خراب کر دو۔ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا: یہ ایک ایسی بات ہے کہ جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نفع پہنچایا ہے۔ (ابو داود جلد ۲ ص ۵۷۰)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اور ان سے کہا گیا کہ یہ فلاں شخص ہے جس کی ڈاڑھی سے شراب ٹپک رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تجسس سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ اگر ہمارے سامنے کوئی شی ظاہر ہو گئی تو ہم اس پر مواخذہ کریں گے (ابو داود جلد ۲ ص ۵۷۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ کسی مسلمان کی آبرو پر بلا استحقاق ہاتھ ڈالنا ہے۔ اور کبائر میں سے ایک گالی کے بدلے دو گالیاں دینا بھی ہے۔ (ابو داود جلد ۲ ص ۵۶۷)

اور سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ بلا حق کسی مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالا جائے۔ (ابو داود جلد ۲ ص ۵۶۷)

عبدالشہید سلمان (ملتان)

واہ کیا بات ہے مدینے کی

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

مدینتہ المنورۃ زاد اللہ و تنویراً مسلمانان عالم کا دینی وروحانی مرکز اور رشد وہدایت کا گہوارہ ہے جس کی درخشندگی وتابندگی کو فخر کون مکان، سرورِ زمین وزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دوشِ ثریا کر دیا۔

قدم قدم پہ برکتیں، نفس نفس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیعِ عاصیان گزر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

احسان دانش

اس شہر خوباں کے دلربا تذکرہ سے ایمان میں تروتازگی روح کو فرحت اور قلب کو سرور و شادمانی نصیب ہوئی ہے آیئے اس پُر نور، پُر کیف بستی کے تذکرہ سے سرور حاصل کریں۔

سمائے مدینتہ المنورۃ:

مرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب شہر بے شمار ناموں سے موسوم اور بے پناہ خوبیوں کا حامل گلشنِ صدا بہار ہے علامہ سمہودیؒ المتوفی ۹۱۱ھ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس قدر زیادہ نام کسی بھی دوسرے شہر کے نہیں پائے۔

ارض الھجرۃ: ۔حدیث شریف میں ہے کہ "المدینۃ قبۃ الاسلام و دارالایمان و ارض الھجرۃ". (۱)

طابۃ: . "ان اللہ سمی المدینۃ طابۃ" (۲) اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مدینۃ طابہ رکھ دیا ہے۔

اکالۃ القری: . تاجدار مدینہ ارشاد فرماتے ہیں "امرت بقریۃ تاکل القری"
یعنی مجھے ایسے شہر کی طرف ھجرت کا حکم ملا ہے جو دوسرے شہروں کو کھا جائے گا (۳)
امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "تاکل القری" کہنے میں دو وجوہ ہو سکتی ہیں اول یہ شہر اسلامی لشکر کا مرکز ہے اور اس مرکز سے تمام شہر فتح کیے جائیں گے نیز اموالِ غنیمت اسی میں جمع ہونگے یا اس شہر کے باشندے تمام شہروں پر غلبہ حاصل کریں گے۔ (۴)

دارالھجرۃ والسنۃ:۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا
"حتی تقدم المدینۃ فانھا دارالھجرۃ والسنۃ" (۵)

سیدۃ البلدان:۔ امام ویلی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا
"یاطبیۃ یا سیدۃ البلدان". (۶)
ان کے علاوہ بھی مولانا عبدالمعبود صاحب نے بحوالہ ابن زبالہ اور علامہ سمہودی رحمتہ اللہ علیہم بہت سے نام نقل کیے ہیں مثلاً الجنۃ الحصینۃ الخیرۃ الحبیبۃ، الشافیۃ، المؤمنۃ، المبارکۃ، دارالفتح، دارالسلامۃ، قریۃ الأنصار (۷)

فضائل و مناقب مدینۃ المنورۃ:۔

میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب شہر مدینۃ المنورہ کی خاک پاک کے تابناک ذرات کو اس اعزاز پر بجا طور پر ناز ہے کہ فخر کون و مکاں راحتِ دلبراں، شافع محشر و ساقی کوثر، محبوب رب اکبر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ باجود انہی سے معرضِ وجود میں آیا اور اسی خاک کو رحمت کائنات کے گوہرِ عنصر شریف کا صدف بننے کا شرف نصیب ہوا۔ دربارِ صمدیت میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یوں دست بدعا ہیں۔ اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشدً
اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں جاگزین فرما جس طرح ہمیں مکہ محبوب تھا یا اس سے بھی زیادہ مدینۃ کی محبت عطا فرما (۸)

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نامدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی حجرھا"
یعنی ایمان بالآخر سمٹ کر مدینہ منورہ میں آ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔ (۹)
ارشاد نبوی کے معنی اور مقصود میں علماء کے تین قول ہیں۔
پہلا قول یہ ہے کہ یہ زمانہ رسالت کا بیان ہے جب اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین جوق در جوق ذوق و شوق کے ساتھ اطراف عالم سے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے تھے اور اسلامی تعلیمات کو سیکھتے تھے۔
دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ہر زمانہ کا حال ہے کہ جس شخص میں بھی ایمانی جذبات موجود ہیں وہ بارگاہِ رسالت کی زیارت اور آثار نبوی کے دیدار کے اشتیاق میں مدینۃ کی جانب کھنچا آرہا ہے۔
تیسرا قول یہ ہے کہ یہ ہر زمانہ کا حال ہے کہ جب ایمان ساری دنیا سے سمٹ کر مدینۃ منورہ میں آ جائے گا اور ساری بستیاں دولتِ ایمان سے خالی ہو جائیں گی۔ (۱۰)
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو فرطِ اشتیاق اور محبت سے اپنی سواری کو تیز کر دیتے (۱۱)
تاجدار مدینہ کا ایک اور ارشاد گرامی ہے کہ مدینہ کی گھاٹیوں پر فرشتے متعین ہیں تا کہ اس میں نہ طاعون داخل ہو نہ دجال (۱۲) ایک اور روایت میں ہے کہ "المدینۃ معلقۃ بالجنۃ"
مدینہ منورہ جنت میں آویزاں ہے یعنی جنت میں داخل ہے (۱۳)

مدینہ منورہ کا پھل:

میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی آہ سحر گاہی نے اہل مدینہ کو بے پناہ نعمتوں سے مالا مال کر دیا آپ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! ہمارے پھلوں میں، ہمارے شہر میں، ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما" (۱۴)

آپ علیہ السلام کا ایک اور ارشاد گرامی ہے کہ "جو شخص علی الصبح مدینہ کی دونوں ریتلی وادیوں کے درمیان سے سات کھجوریں کھا لے اس کو شام تک کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔ (۱۵)

احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ تاجدار مدینہ کے شہر کی پیداوار اور پھلوں میں بھی برکت ہے۔

تراب مدینہ:۔

وہ ارض مقدس جہاں پہنچ کر مریضان عشق اور مہلک روحانی امراض کے بیمار شفایاب ہوتے ہیں وہاں حکیم مطلق نے جسم و جاں اور ظاہری امراض کےلیے مدینہ کریمہ کی خاک پاک کو اکسیر بنا دیا۔

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی آدمی بیمار ہو جاتا یا کسی کو زخم لگتا تو رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھ کر یہ دعا فرماتے

"بسم اللّٰہ تربۃ ارضنا بریقۃ یشفی بہ سقیمنا"

اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو ہمارے پروردگار کے حکم سے شفا دیتی ہے (۱۷)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے مدینہ منورہ کی خاک میں ہر ایک کی بیماری کی شفا ہے۔ (۱۷)

مسجد نبوی شریف:۔

مسجد نبوی وہ عظیم الشان دربار ہے جس کی خاکروبی کو وقت کے ابدال، قطب، اولیاء، اصفیاء، صلحا اور سلاطین سب مایہ افتخار سمجھتے ہیں کیونکہ یہی وہ مرکز ہدایت ہے جس کی نورانی شعائیں چار دانگِ عالم میں پھیلیں۔

مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجد میں پڑھی جانے والی پچاس ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے (۱۸)

دوسری روایت میں ہے کہ "میری مسجد میں ایک جمعہ دوسری مساجد کے ایک ہزار جمعہ سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے میری اس مسجد میں ایک رمضان دوسری مساجد کے ہزار رمضان سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔ (۱۹)

سیدنا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "جو شخص میری مسجد میں بھلائی کی بات سیکھنے یا

سکھانے کی غرض سے آئے وہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے اور جو اس نیت سے نہ آئے تو اس شخص کی مثال اس جیسی ہے جو دوسروں کے مال کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے۔ (۲۰)
سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح پڑھے کہ اس کی کوئی نماز جماعت سے فوت نہ ہو تو اس کو جہنم کی آگ سے نجات مل جاتی ہے اور عذاب اور نفاق سے اسے بری کر دیا جاتا ہے۔ (۲۱)

ریاض الجنة:۔

میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریف اور منبر نبوی کے درمیانی حصہ کو "روضہ جنت" کہتے ہیں کیونکہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"مابین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة"

مرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ (۲۲)
ریاض الجنۃ سے مراد علماء کے بہت سے اقوال ہیں۔
(۱) اس مقدس خطہ کی عبادت جنت کے باغ کے حصول کا ذریعہ ہے۔
(۲) اللہ کی خصوصی رحمتوں اور انوارات کی کثرت کی وجہ سے یہ خطہ جنت کے باغ کی طرح ہے۔
(۳) یہ جنت کا ٹکڑا ہے جو دنیا میں منتقل کیا گیا ہے اور قیامت کے دن یہ حصہ جنت میں چلا جائے گا۔ (۲۳)
یہ حصہ مسجد نبوی میں نرالی شان رکھتا ہے اس کی لطافت و نظافت میں سبز قالین اور سفید ستون ایک عجیب شان رکھتے ہیں ہر وقت تلاوت و نوافل کی بہاریں چلتی رہتی ہیں۔

منبر نبوی شریف:۔

فخر موجودات، امام الانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم منبر بننے سے پہلے موجودہ محراب کے قریب غربی جانب کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے جب مجمع بڑھ گیا اور ضعف پیری کے باعث تھکان زیادہ محسوس ہونے لگی تو حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ارشاد فرمائیں تو میں آپ کے لیے ایسا منبر تیار کر دوں جیسا میں نے ملک شام میں دیکھا ہے تاکہ آپ اس پر سکون و طمانیت سے بیٹھ جائیں چنانچہ آپ کی اجازت مرحمت فرمانے پر آپ کے لیے دو زینوں والا منبر تیار کیا گیا۔ (۲۴)
مسلم شریف کی روایت کے مطابق تین زینے تھے اس لیے تضاد کو ختم کرنے کے لیے نشست گاہ سمیت تین درجے مانے گئے۔ (۲۵)
دوسری روایت کے مطابق ایک عورت نے اپنے غلام جو کہ مشہور نجار تھا سے بنوا کر خدمت اقدس میں پیش کیا۔ (۲۶)
منبر اقدس کی توصیف میں ارشاد گرامی ہے۔ **"وضع منبری علی ترعة من ترع الجنة"** (۲۷)
میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر رکھا جائے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ :وان منبری لعلی حوض" یعنی میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔(۲۸)
رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر تیار ہونے کے بعد پہلے والے خشک تنہ کو چھوڑ کر منبر پر رونق افروز ہوئے ہی تھے کہ وہ تنہ فراق محبوب میں زور قطار رونے لگا کیونکہ وہ ایک بہت بڑی عظمت سے محروم ہو چکا تھا اور اس کی رونے کی آواز ایسی تھی جیسے گابھن اونٹنی کی آواز، یہ حیرت انگیز منظر دیکھ کر دیدہ وروں پر رقت طاری ہو گی۔(۲۹)
نبی رحمت نے اپنا دست شفقت پھیرا جس پر وہ خاموش ہو گیا پھر فرمایا اگر تیری چاہت ہو تو تجھے سابقہ حالت پر لوٹا دیا اور پھر سرسبز و شاداب ہو جائے یا جنت کی حیات جاوداں میں پہنچا دیا جہاں جنت کی بہاروں کے مزے لوٹے اور تیرا پھل اتقیاء اصفیاء کھائیں۔ اس کے جنت پسند کرنے پر حضور نے اپنے صحابہ سے فرمایا اس نے جنت الخلد کو پسند کر لیا۔(۳۰)
زیارت گنبد خضراء:۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمہ وقت دیدار حبیب کے جذبہ سے سرشار رہتے تھے۔
بقول والد محترم

تاجدار حرم ایک نظر کرم تیرے در کا بلاوا ھاں کب آئیگا
بڑھ رہا ہے الم رکھ لواب تو بھرم درد کا مرے درماں ہاں کب آئیگا
ہو گی جب حاضری آئے گی وہ گھڑی خوب برسے گی آنکھوں سے مرے جھڑی
چشم پرنم سے پھر اک نظر دیکھ کر قلب مضطر سکوں میں ہی تب آئیگا

اگرچہ آپ عالم آب گل سے دار البقا کی طرف تشریف لے گئے مگر مشتاقان دیدار کو روضہ اقدس کی زیارت عظیم بشارتیں دے گئے چنانچہ ارشاد گرامی ہے۔ "من زار قبری و جبت له شفاعتی" جس نے مری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔(۳۱)
ایک اور ارشاد گرامی ہے۔ "من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی".
جس نے موت کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔(۳۲)
ایک اور مقام پر آقائے نامدار نے فرمایا کہ "جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا" یہ اس کے وجوب کی صریح دلیل ہے۔(۳۳)
حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچایا جاتا ہے۔(۳۴)

جنت البقیع:۔

جنت البقیع وہ عظیم الشان قبرستان ہے جس کے ریگزاروں میں لاتعداد فلک رسالت کے درخشندہ

ستارے آسودۂ خواب ہیں۔ تاجدار مدینہ، شاہ حرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہو گی اور میں اس سے باہر آؤں گا۔ پھر ابو بکر اپنی قبر سے اٹھیں گے اس کے بعد عمر (رضی اللہ عنہم) بعد ازیں میں جنت البقیع جاؤں گا وہاں مدفون حضرات کو لے کر مکہ معظمہ کے قبرستان والوں کا انتظار کروں گا وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان آ کر مجھ سے ملیں گے۔ (۳۵)

ام المومنین حضرت عائشۃ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے ہاں تشریف فرما تھے سحری کے وقت جنت البقیع کی زیارت کو تشریف لے گئے انہیں سلام پیش کیا اور دعا دی (۳۶)

جبل احد:۔

میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہاڑ سے قلبی لگاؤ تھا آپ کا فرمان ذی شان ہے۔

"ھذا جبل یحبنا و نحبہ: کوہ احد سے ہم محبت کرتے ہیں اور یہ ہماری محبت کا دم بھرتا ہے۔ (۳۸)

مدینۃ المنورہ کی موت:۔

زندگی حقیقت میں بس اس نے پائی
مصطفیٰ کے کوچے میں موت جس کو آئی

کتنی خوش نصیبی و شرافت و کرامت کی بات ہے اگر اس سرزمین مقدس میں پیوند خاک ہونا نصیب ہو جائے کیونکہ یہ وہ خمیر ہے جس سے دس ہزار کے قریب انفاس قدسی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور لاکھوں علماء، صلحا، اتقیاء اور اصفیاء کے اجسام ترتیب دیے گئے۔

میرے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ روئے زمین پر مدینہ منورہ کے سواء کوئی ایسا خطہ نہیں جس میں مجھے دفن ہونا نصیب ہو۔ (۳۸)

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ جو آدمی مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اسی جگہ مرے وہ خوش نصیب قیامت کے دن میری شفاعت اور شہادت باسعادت سے مشرف ہو گا۔ (۳۹)

آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ ہے اور آرام گاہ ہے اور اسی خاک پاک سے میں قیامت کے دن اٹھایا جاؤں گا لہذا میری امت کا حق ہے کہ وہ میری ہمسائیگی اختیار کرے اگر میرے پڑوس میں رہ کر گناہوں سے پرہیز کیا تو میں قیامت کے دن ان کے لیے شفیع اور گواہ بنوں گا (۴۰) اللہ اللہ! وہ دھرتی کس قدر قابل رشک ہے جس کے ریگ زاروں کو مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنا اوڑھنا بچھونا اور مسکن بنانے کے لیے مضطرب اور بے چین رہے۔

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ جذبہ، ولولہ شعلہ زن تھا کہ آقا کے شہر کی خاک نصیب ہو اور شہادت فی سبیل اللہ کا اعزاز بھی حاصل ہو چنانچہ آپ دعا فرماتے۔

"اللھم الرزقنی شھادۃً فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک"

اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرمانا اپنے حبیب کے شہر میں موت عنایت فرمانا۔ (۴۱)

آخر میں قاسم الخیرات حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے درد بھرے ان اشعار پر اپنے مضمون کا اختتام کرتا ہوں۔

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مجھ کو مدینہ کے مورو مار
اڑا کے باد میری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار

نوٹ:۔ زائرین روضہ انور سے گزارش ہے کہ خاکسار کا بھی سلام عرض کر دیجیے احسان مند رہونگا۔

ماخذ و مراجع

(۱)

(۲) القشیری، ابو الحسن عساکر الدین مسلم بن حجاج (م ۲۶۱ھ) صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۵

(۳) البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل (م ۲۵۶ھ) صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۵۲

(۴) حافظ، ابو زکریا یحیٰ بن اشرف نووی (م ۶۷۱ھ) شرح مسلم ج ۱ ص ۴۴۴

(۵) صحیح البخاری۔ ایضاً ج ۱ ص ۵۵۹

(۶) علامہ، علاؤ الدین علی المتقی الھندی (م ۹۷۵ھ) ج ۱۲ ص ۳۳۵

(۷) مولانا عبد المعبود صاحب ( ) تاریخ المدینہ المنورہ ج ۱ ص ۳۸

(۸) امام مالک بن انس (م ۱۷۹ھ) مؤطا امام مالک، بابِ فضل مدینہ

(۹) صحیح البخاری ایضاً ج ۱ ص ۲۵۲

(۱۰) شیخ الاسلام، احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فتح الباری ج ۴ ص ۹۴

(۱۱) خطیب تبریزی، محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۰ھ) مشکوۃ المصابیح ص

(۱۲) ایضاً

(۱۳) مولانا عبد المعبود (تاریخ المدینۃ المنورہ) بحوالہ کتاب البلدان

(۱۴) صحیح مسلم ایضاً باب فضل مدینہ

(۱۵) ایضاً